بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

پیش لفظ

اِن اَلحَمدَ لِلّهِ نَحمَدُهٗ وَ نَستَعِينُهٗ وَ نَستَغفِرُهٗ وَ نَعوذُ بَاللّهِ مِن شُرُورِ أنفُسِنَا وَ مَن سَيِّئاتِ أعمَالِنَا، مَن يَهدِ ہ اللّهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ وَ مَن يُضلِل ؛ فَلا هَادِيَ لَهُ ، وَ أشهَدُ أن لا إِلٰهَ إِلَّا اللّهُ وَحدَهُ لا شَرِيك لَهُ ، وَ أشهَدُ أَنَّ مُحمَداً عَبدهُ وَ رَسُولُهٗ ۔ ﴿ يَا أَيُّها الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنتُم مُسلِمُونَ ﴾ ﴿يَاأَيُّها النَاسُ اتَّقُوا رَبَّكُم الَّذى خَلَقَكُم مِن نَفسٍ وَاحِدَةٍ وَ خَلَقَ مِنهَا زَوجَهَا وَ بَثَّ مِنهُمَا رِجَالًا كَثِيراً وَ نِسَاءً وَ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذى تَسَاءَ لُونَ بِهِ وَالأَرحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيكُم رَقِيباً ﴾ ﴿ يَا أَيُّها الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَولًاسَدِيداً :: يُصلِح لَكُم أعمَالَكُم وَ يَغفِر لَكُم ذُنُوبَكُم وَ مَن يُطِعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهٗ فَقَد فَازَ فَوزاً عَظِيماً ﴾ أَمَا بَعدُ ؛ فَإنَّ أصدَق الحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخيرَ الهُدٰى هُدٰى مُحمَّدٍ صَلَّی اللہ علیہ وسلم ، وَ شَرَّ الأمُورِ مُحدَثَاتُهَا ، وَ كَلَّ مُحدَثَةٍ بِدَعَةٌ، وَ كُلَّ بِدَعَةٍ ضَلالَةٌ ، وَ كُلَّ ضَلالَةٍ فِى النَّارِ۔

مُسلمانوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہو گا جو اِس بات سے اِنکار کرتا ہو کہ اُس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے ، اور یہ کہ اُس نے مرنا ہے اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر اپنے ہر کام اور ہر بات کا جواب دینا ہے ، ہاں ایسے لوگ یقیناً ہیں جو مُختلف غلط عقیدوں کا شِکار ہو کر اپنی دُنیاوی زندگی میں ایسی باتوں اور کاموں کے مُرتکب ہو رہے ہیں جو کہ بلا شک و شبہ دِین ، دُنیا اور آخرت کے نقصان کے عِلاوہ اور کوئی نتیجہ نہیں رکھتے ، اِن باتوں اور کاموں کو کرنے والے یہ خیال کئے ہوتے ہیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ سب کچُھ دُرست ہے اور وہ ہی لوگ کامیاب ہیں اور جِس طریقے پر وہ چل رہے ہیں وہ ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا طریقہ ہے ۔

ہر گروہ ، ہر جماعت اپنے اپنے عقیدے اور اپنی اپنی عِبادت کو ہی دُرست مانے ہوئے ہے ، اِن میں کچھ ایسے بھی ہیں جو لوگوں میں عالم مشہور ہو جاتے ہیں لیکن ہوتے نہیں اور اپنی کم عِلمی کی وجہ سے سچ بات کو نہیں جانتے اور اپنی اِس نالائقی کا اعتراف کرنے کی ہمت بھی نہیں ہوتی لہذا اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لیئے جو کچھ بھی مُیسر ہو بیان کرتے ہیں ۔

کچُھ ایسے بھی ہیں جو صِرف لوگوں میں ہی عالم مشہور نہیں ہوتے بلکہ واقعتاً عِلم رکھتے ہیں ، مگر ، یہ وہ ہوتے ہیں جِن کا عِلم اُن کے لیے مُصیبت ہوتا ہے کیونکہ وہ حق بات کو جان چُکے ہوتے ہیں لیکن اپنے مذھب ، اپنے بُزرگوں اور اپنی پسندیدہ شخصیات یا اپنی ذات کے اسیر ہو چکے ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو حق پر ثابت کرنے کے لیے کِسی بھی بات کو غلط اور صحیح قرار دیتے ہوئے ہر گز ہچکچاتے نہیں اِن ہی کو عُلماءِ سُو یعنی بُرائی والے عالِم کہا جاتا ہے ، اور یہ پہلے والوں سے زیادہ خطرناک ہیں ، اور کِسی دوسرے سے پہلے یہ لوگ اپنے آپ کے لیئے خطرناک ہیں ۔

اور کچھ ایسے ہیں جو لا إِلیٰ هٰؤُلاءِ و لا إِلیٰ هٰؤُلاءِ کے مصداق ہیں یعنی نہ اِدھر کے اور نہ اُدھر کے، نہ عِلم رکھتے ہیں اور نہ ہی مشہور، ہاں، خود کو عُلماء کے خادم سمجھتے ہیں، اور یہ خادم جاہلوں کے عالم بننے اور پھر اِن جاہل اور دیگر عُلماء بگڑنے کے بڑے اسباب میں سے ایک سبب ہیں ۔

اور کُچھ ایسے ہیں جِن پر حق واضح ہو چُکا ہوتا ہے مگر ابلیس کے دھوکے میں آ کر وہ حق کو چُھپاتے ہیں اور دوسروں کو بھی اِس کی تلقین کرتے ہیں کُچھ اِس قسم کے اِلفاظ اُن کی طرف سے سُننے میں آتے ہیں کہ "اِختلافی باتیں مت کرو جو کوئی جو کُچھ کر رہا ہے کرنے دو، چونکہ حق بات ظاہر کرنے سے اُمت میں اِفتراق بڑھتا ہے لہذا مصلحت کا تقاضا یہی ہے کہ ہر کِسی کو اُس کے مسلک و مذہب و منہج یعنی راستے پر چلنے دو، ہاں اگر کوئی کُھلے کُفر میں جا رہا ہو تو اُسے روکو باقی سب راستے اللہ کی طرف جاتے ہیں، کیونکہ سب اِسلامی راستے ہیں، وغیرہ وغیرہ" ۔

اللہ جانے ہمارے یہ مسلمان بھائی کیوں بُھول گئے ہیں کہ کِتمانِ حق گُناہ ہے، حرام ہے، اور حرام میں کوئی خیر نہیں ہوتی، یہ بڑے بڑے دانشور، جِن کو بعض اوقات اِسلامی دانشور بھی کہا جاتا ہے یا یہ خود کہلواتے ہیں، یہ کیوں سمجھ نہیں پاتے کہ اُمت ذلت اور رسوائی کے جِس مُقام پر اس وقت کھڑی ہے وہ حق کو چُھپا دینے سے ہی تو حاصل ہوا ہے، جب تک حق واضح تھا اُس پر عمل کیا جاتا تھا نہ عقیدے میں کوئی بگاڑ پیدا ہوا اور نہ ہی عمل میں، اور جیسے جیسے حق کو اِس قسم کے فلسفے، منطق، عِلم الکلام، اور شخصیات کے پردوں میں چُھپایا گیا ویسے ویسے اُمت افتراق اور ذلت کا شِکار ہوتی گئی ۔

اگر ہم سب اپنی اپنی جگہ پر رہتے ہوئے، اپنے اپنے مسلک، مذہب اور منہج پر چلتے چلتے تھوڑی سی دیر کے لیے رُک کر غور کریں کہ کیا ہم صحیح جگہ پر ہیں؟ کیا جِس منہج یعنی راستے کو ہم نے یہ سمجھ کر اپنا رکھا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا تک پُہنچانے والا ہے کیا واقعتاً وہ ایسا ہی ہے؟

جِس بات پر مُسلمان ہونے کی حیثیت سے کِسی کا کوئی اِختلاف نہیں آیئے اُس بات سے شروع ہو کر قدم قدم چلتے ہوئے اپنے اپنے منہج یعنی راستے کا جائزہ لیں، تا کہ ہمیں پتہ چل سکے کہ ہم سے کون دُرست منہج پر ہے پھر جو دُرست منہج ہے وہ اللہ تعالیٰ کا شُکر ادا کرے اور اپنے منہج پر قائم رہے، اور جِس پر یہ واضح ہو جائے کہ جِس منہج پر وہ چل رہا ہے وہ منہج غلط ہے اور اپنا منہج اپنانے میں اُس سے غلطی ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ توفیق سے وہ اپنی اِس غلطی کا اُزالہ کر سکے ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کو پہچان کر اُس کی اِتباع کرنے اور اُس کو نشر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور باطل کو پہچان کر اُس سے بچنے اور لوگوں کو اُس کے بارے میں آگاہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے ۔ عادِل سُہیل ظفر ۔

پہلا سوال

۞ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیوں بنایا ؟

۞ جواب ::: تاکہ ہم اُس کی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ کِسی کو شریک نہ کریں ۔

قُرآن سے دلیل ::: ﴿ وَ مَا خَلقتُ الجِنَّ وَالانسَ اِلَّا لِیَعبُدونِ ﴾ ﴿اور میں نے جنّوں اور اِنسانوں کو صِرف اِس لیئے بنایا ہے کہ وہ میری عِبادت کریں ﴾ سورت الذاریات / آیت ٥٦ ،

حدیث سے دلیل ::: ﴿حقُ اللَّہِ عَلیٰ العِبادِ أن یعبُدُوہُ وَ لَا یُشرکُوا بِہِ شیئاً﴾

﴿ بندوں پر اللہ کا حق ہے کہ اُس کی عِبادت کریں اور اُس کے ساتھ کِسی کو شریک نہ کریں ﴾ (مُتفقٌ علیہ، یعنی اِمام بُخاری اور اِمام مسلم نے اِس حدیث کی صحت پر اتفاق کیا ہے)

دوسرا سوال

۞ ہم اللہ کی عِبادت کیسے کریں ؟

۞ جواب ::: نیک نیّتی کے ساتھی یعنی صِرف اللہ کی خوشی کے حصول کی نیّت سے ، اور ، جیسے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے حُکم دِیا ، صِرف اُسی طرح ۔

قُرآن سے دلیل ::: ﴿ وَ مَا اُمِرُوا اِلَّا لِیَعبُدُوا اللَّہَ مُخلِصِینَ لَہُ الدِینَ ﴾

﴿ اور اُنہیں اِس کے عِلاوہ اور کوئی حُکم نہیں دِیا گیا کہ وہ صِرف اللہ کی عِبادت کریں ﴾ سورت البیِّنۃ / آیت ٥ ،

حدیث سے دلیل ::: ﴿ مَن عَمِلَ عَمِلاً لیس علیہِ أمرُنا فھو ردٌ ﴾

﴿ جِس نے ایسا کام کیا جو ہمارے طریقے کے مطابق نہیں تو وہ کام مردود ہے ﴾ صحیح مسلم ، حدیث ١٧١٨ ۔